صیانۃ الصلوات عن حیل البدعات

لاؤڈ اسپیکر کا مسئلہ

عبدالباقی محمد برہان الحق رضوی سلامی جبل پوری

مرکز اہل سنت برکات رضا
امام احمد رضا روڈ، پوربندر، گجرات
MARKAZ-E-AHLE-SUNNAT BARKAT-E-RAZA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِی صَلَاتِهِمْ
خَاشِعُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ

فتوائے مبارکہ

صیانۃ الصّلوٰات
عن حیل البدعات

۱۳۹۰ھ

تصحیح و تصدیق و تقریظ شہزادۂ اعلیٰحضرت امام اہل سنت شیخ الاسلام مفتی اعظم
مولانا الحاج الشاہ مصطفیٰ رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہ

از

خلیفۂ اعلیٰحضرت حضرت علامہ مفتی عبدالباقی محمد برہان الحق قادری رضوی
(مفتئ اعظم مدھیہ پردیش)

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

نام کتاب : صیانۃ الصلوات عن حیل البدعات (لاؤڈ اسپیکر پر اقتداء جائز نہیں) ۱۳۹۰ھ

تصحیح و تصدیق : شہزادہ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء حضور مفتی اعظم حضرت علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصنف : خلیفۂ اعلیٰ حضرت برہان دین وملت حضرت علامہ عبد الباقی محمد برہان الحق قادری رضوی قدس سرہ

باہتمام : کتب خانہ امجدیہ

۴۲۵، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶ فون: ۳۲۴۳۱۸۷

بار دوم : ۱۴۲۱ء مطابق ۲۰۰۱ء

قیمت :

کمپوزنگ : لیزر پوائنٹ، دریا گنج، دہلی ۲ فون: 3264375

مطبوعہ : بھارت آفسٹ پریس، دہلی۔۶

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ آج کل پاکستان اور ہندوستان میں عام طور پر مسجدوں اور عید گاہوں میں عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں لاوڈ اسپیکر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض جگہ مسجدوں میں مستقل طور پر فٹ کر دیا گیا ہے اور ہر نماز میں اس سے کام لیا جاتا ہے۔ بعض مسجدوں کے پیش امام عالم اور مفتی بھی ہیں اور لاوڈ اسپیکر پر آزادی سے نماز پڑھاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مکہ معظّمہ، مدینہ منورہ اور دوسرے اسلامی ملکوں کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

دریافت طلب یہ ہے کہ لاوڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں جائز ہے یا نہیں......؟ اور لاوڈ اسپیکر پر اقتداء درست ہے یا نہیں ......؟ امید ہے کہ تفصیل کے ساتھ مسئلہ کو حل فرمایا جائے۔ بینوا توجروا

خادم

محمد عظیم الدین

از:- کراچی (پاکستان)

یکم رنومبر ۱۹۷۳ء

الله رب محمد صلّی علیه وسلما

الجواب

اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

لاؤڈ اسپیکر

دور جدید کے محدثات سے ہے جو آلات سائنس اپنے اندر رکھتا ہے جن کے اور برق کے اشتراک سے آواز کو دور تک پہونچاتا ہے۔ آواز مختلف پردوں سے ٹکراکر متعدد تبدیلیوں کے بعد اس کے پونگے سے باہر آتی ہے اور برقی قوت سے بلند تر ہوتی اور دور تک پہنچتی ہے۔

ابتداء میں عام طور پر لاؤڈ اسپیکر صرف گانے بجانے، کھیل تماشوں میں، لہو لعب کے اڈوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ پھر اجتماعات میں، لکچروں تقریروں میں استعمال کیا جانے لگا۔ پھر مجالس، میلاد مبارک اور وعظ کی محفلوں میں پہونچا، پھر مساجد میں اذان و خطبہ کے لئے داخل ہوا۔ پھر نماز کے وقت بھی استعمال کیا جانے لگا۔

اذان و خطبہ کے وقت اس کے استعمال میں وہ حرج نہیں جو نماز میں ہے کہ محض اس کی آواز سن کر جو مقتدی انتقالات کرے گا وہ بجائے اقتدائے امام کے اس دوسری خارجی آواز کی پیروی کرے گا۔ اسے اس سے تلقن من الخارج ہوگا جس کی وجہ سے وہ اس نماز سے خارج ہو جائے گا جس کی بناء اقتدا پر تھی۔

اللہ تعالیٰ نے نماز کے لئے فرمایا اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اس سے بالکل

واضح ہے کہ ایمان کے بعد اعظم الفرائض نماز ہے۔ نماز کے ہر جز کے لئے اول سے آخر تک شریعت مطہرہ نے واضح احکام صادر فرمادئے ہیں۔ طہارت، استقبال قبلہ، وقت کے علاوہ منفرد کے لئے، جماعت کے لئے، امام اور مقتدی کے، لئے قلیل وکثیر جماعت کے لئے نماز کے سلسلے میں کوئی ایسا جزو نہیں چھوڑا جس میں کوئی نقص ہو جو کسی وقت محتاج تکمیل ہو اور جس نقصان کو پورا کرنے کے لئے آج نئی اختراعات جدید بدعات کا سہارا لیا جائے ــــــــ

حدیث شریف میں ارشاد ہوا صَلُّوا کَمَا رَأَیتُمُونِی اُصَلّی یعنی نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم لوگ مجھے نماز ادا کرتا ہوا دیکھتے ہو۔[1]

لاؤڈ اسپیکر نماز میں استعمال کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ امام کی قرأت دور تک سنی جاسکے اور مقتدی امام کی آواز لاؤڈ اسپیکر پر سن کر رکوع و سجود کریں۔ نماز جہری ہو یا سری جماعت کثیر ہو یا قلیل ہر مقتدی تک امام کی آواز پہونچنا ضروری نہیں!

عیدین وجمعہ

عیدین و جمعہ وغیرہ میں جماعت کثیرہ کو امام کے تحریمہ و رکوع و سجود و سلام میں اقتداء اور عمل کے لئے بخاری شریف میں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حدیث شریف ہے: امر رسول اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم ابا بکر ان یصلی بالناس فی مرضه فکان یصلی بهم قال عروة فوجد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من نفسه خفة فخرج فاذا ابو بکر یؤم الناس فلما راٰہ ابو بکر استاخر فاشار الیه ان کما انت فجلس رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلّم حذاء ابی بکر الیٰ جنبه فکان ابو بکر یصلی صلاۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلّم والنّاس یصلون

---

[1] السنن الکبری للبیہقی جلد دوم ص: ۴۸۷ ـ امجدی

بصلاۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [1]

یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض کی حالت میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ نماز پڑھائیں اور لوگوں کی امامت کریں۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کی امامت کر رہے تھے۔ حضرت عروہ کہتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے مرض میں کچھ تخفیف پائی تو حجرۂ اقدس سے برآمد ہوئے۔ یہاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کی امامت کر رہے تھے۔ جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محسوس کیا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لا رہے ہیں تو آپ پیچھے ہٹنے لگے۔ حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا ایسے ہی رہو جیسے ہو۔ پھر حضور ﷺ، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر ان کے پہلو میں تشریف فرما ہوئے اور امامت فرمائی تو صدیق اکبر حضور ﷺ کی نماز پر نماز ادا کر رہے تھے اور تمام جماعت کے لوگ صدیق اکبر کی نماز کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے۔ یعنی حضور اکرم ﷺ کی تکبیر، تسمیع، سلام پر صدیق اکبر نے تکبیر، تسمیع و سلام کہا اور لوگوں نے صدیق اکبر کی آواز پر نماز ادا کی۔ علامہ عینی نے **عمدۃ القاری** میں اسی حدیث شریف کے تحت فرمایا **فیہ دلالۃ ان الائمۃ اذا کانوا بحیث لایراھم من یاتم بھم جاز ان یرکع المأموم برکوع المکبر** یعنی اس حدیث میں اس امر کی طرف دلالت ہے کہ جب امام اتنی دور ہوں کہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے والا انہیں نہ دیکھ سکتا ہو تو جائز ہے کہ مقتدی مکبر کے رکوع پر رکوع کرے۔ [2]

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ بہت بڑی جماعت کے موقع پر جبکہ امام کی آواز تمام مقتدیوں تک نہ پہنچ سکتی ہو تو مقتدیوں میں سے بعض لوگ امام کی تکبیر پر تکبیر کہیں۔ ان کی آواز بھی امام کی آواز کی نائب ہوگی اور اس مکبر کی تکبیر پر رکوع و سجود امام ہی کی اقتداء میں ہوں گے۔ مکبر کے لئے بھی شرط ہے کہ اس

---

[1] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد دوم ص: ۹۴ [2] جلد پنجم ص: ۲۰۸ امجدی

امام کا مقتدی ہو اور تکبیر و تسمیع و سلام کے وقت اس کی نیت یہ ہو کہ وہ امام کے کلمات کو منتقل کر کے مقتدیوں تک پہونچا رہا ہے۔ اس کا یہ مقصد اور ارادہ نہ ہو کہ میرے لحن اور سریلی آواز کی مقتدی تعریف کریں۔ کلمات انتقالیہ اللّٰہ اکبر، سمع اللّٰہ لمن حمدۃ ، السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ و برکاتہ صحیح ادا کرے ان کلمات کے ادا کرنے میں اس کا یہ ارادہ نہ ہو کہ میری بلند آواز سب کی آواز پر غالب رہے۔

فتح القدیر میں ہے الناس یصلون لصلوٰۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یعنی انہ کان یسمع الناس تکبیر صلی اللّٰہ علیہ وسلم و فی الدرایۃ و بہ یعرف جواز رفع الموذنین اصواتہم فی الجمعۃ والعیدین وغیرھما یعنی لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے تھے یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر سناتے تھے۔ درایہ میں ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ اور عیدین میں موذنوں کا آواز بلند کرنا جائز ہے۔ اس کے بعد صاحب فتح القدیر فرماتے ہیں اقول لیس مقصودہ خصوص الرفع الکائن فی زماننا بل اصل الرفع لابلاغ الانتقالات اما خصوص ھذا الذی تعارفوہ فی ھٰذہ البلاد فلایبعد انہ مفسد فانہ کان غالباً یشتمل علی مدۃ ھمزۃ اللّٰہ اکبر۔ اوبائہ و ذالك مفسد و ان لم یشتمل فلا نعم یبالغون فی الصیاح زیادۃ علی حاجۃ الابلاغ والاشتغال بتحریرات النغم اظھارا للصناعۃ النغمیۃ لا اقامۃ الصلوٰۃ والصیاح منحق بالکلام الذی بساطہ ذٰلك الصیاح۔ یعنی میں کہتا ہوں اس حدیث کا مقصود وہ خاص رفع نہیں جو ہمارے زمانے میں ہو رہا ہے۔ بلکہ اصل رفع ابلاغ انتقالات کے لئے ہو (امام کے انتقالات تحریمہ، رکوع، سجود، سلام کو مقتدیوں تک پہنچانا) یہ خاص رفع جو ان بلاد میں لوگوں نے معروف کرلیا ہے تو یہ دور نہیں کہ یہ مفسد

نماز ہو کہ یہ رفع غالبًا (اکثر) مد همزۂ الله یا همزه اکبر یا مده باء اکبر پر مشتمل ہو تا ہے۔ یعنی جو تکبیر کہتے ہیں وہ اللہ کے الف کو مد کے ساتھ آللہ یا اکبر کے الف کو بڑھا کر آکبر یا ب کو کھینچ کر اکبار کہتے ہیں اور یہ کھینچ تان مفسد نماز ہے اور جن کا رفع اس کھینچ تان پر مشتمل نہ ہو اس کھینچا تانی سے پاک ہو۔ صحیح لفظ اللہ اور صحیح لفظ اکبر ادا ہو تا ہو تو بھی اس لئے کہ وہ مکبرین حاجت ابلاغ سے زیادہ صیاح (بلند آواز کرنے) میں مبالغہ کرتے ہیں اور اشتغال صناعۃ نغمیہ میں اپنے کمال کے اظہار کے لئے۔ نہ کہ اقامت عبادت کے لئے اور صیاح ملحق بالکلام ہے جس کی بساط وہ صیاح ہے۔ یعنی یہ مکبرین اپنی آواز کو سنوارنے اور بنا کر نکالنے میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں اور اتنی زور سے چلاتے ہیں جو ضرورت سے بہت زیادہ ہو تا ہے۔ امام کے انتقالات کو مقتدیوں تک پہنچانا ان کا مقصد نہیں ہو تا۔ بلکہ ان کا مقصد کھینچ تان سے اپنی آواز کو سب سے زیادہ بلند اور کھینچ تان سے راگ راگنی کا اظہار کرنا ہو تا ہے بلکہ آواز کو بنا کر لہریں لے کر نکالنے سے یہ معلوم ہو تا ہے کہ یہ اپنی نغموں بھری سریلی آواز کو سنانا چاہتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ چلاّنا اور آواز بلند کرنا بھی ایک قسم کا کلام ہے جس کی بساط الفاظ نہیں آواز ہے۔

علامہ امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتح القدیر میں اس واضح تصریح نے مسئلہ کو بالکل صاف کر دیا کہ امام کی تکبیرات و انتقالات کو مبلغ اور مکبر کے ذریعہ جو خود بھی امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو اور اس کا مقتدی ہو۔ تمام مقتدیوں اور جماعت تک پہنچانا سنت رسول اللہ ﷺ اور سنت خلیفہ اول صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ اور حدیث شریف کا ارشاد ہے۔[1] **علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین من بعدی** یعنی تم پر لازم ہے میری سنت پر عمل کرو اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ اسی حدیث کا ایک حصہ یہ ہے۔[1] **تمسکوا**

---

[1] مسند امام احمد بن حنبل جلد ۵ ص: ۱۱۰۔ امجدی

بها و عضوا علیها بالنواجذ و ایاکم و محدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة یعنی میری اور خلفائے راشدین کی سنت اور طریقہ کو اختیار کرو اور اس طریقہ کو مضبوط تھام لو اور خبردار نئی نئی باتوں سے بچتے رہو اس لئے کہ ہر نئی بات (جو مزاحم و مصارم سنت اور سنت کی رافع ہو) بدعت ہے اور ہر ایسی بدعت گمراہی ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

(۱) اس سنت مبارکہ قدیمہ کو ختم کر دینا ہے اگر اس کے سبب مکبر قائم نہ ہوں۔ (۲) یہ ایک ایسی بدعت کا اہم ترین عبادت میں ادخال و اجراء ہے جو لہو ولعب، گانے بجانے کھیل تماشوں میں زیادہ سے زیادہ اور عام طور پر رائج ہے اور آج کل ہر چھوٹی بڑی تقریب میں گندے اور فحش ریکارڈ بجائے جاتے ہیں۔ عام طور پر مستعمل ہے۔ (۳) یہ ایک ایسی طاقت کے تابع ہے جسے الکٹرک کرنٹ کہا جاتا ہے۔ یہ کرنٹ نماز کے درمیان (ڈس کنکٹ) منقطع اور فیل ہوا تو امام کی تکبیرات و انتقالات امام ہی تک محدود رہ گئیں۔ جماعت میں ایک فتنہ و انتشار پیدا ہو گیا۔ کوئی قیام میں ہے کوئی رکوع میں کوئی سجدہ میں ہے اور کوئی تذبذب میں۔

واقعہ : ایک استفتا آیا کہ عید کی نماز آزاد میدان میں ہو رہی تھی ایک لاکھ کے قریب مجمع تھا پہلی رکعت میں قرأت کے درمیان لاؤڈ اسپیکر بگڑ گیا اور پوری نماز اس طرح ہوئی کہ کسی کو خبر نہ تھی کہ امام کس حال میں ہے۔ ایسی حالت میں نماز عید ہوئی یا نہیں اور کیا نماز دہرائی جائے؟ **بینوا و توجروا۔** سوال کا جواب تو دے دیا گیا ہے لیکن یہ ایک تنبیہ ہے کہ اہم ترین سنت کا ترک اور اس کی جگہ ایک بدعت کو اہمیت دے کر اس پر عمل ایسے ہی افراتفری، انتشار اور فتنہ کا باعث ہوتا ہے اور عبادت مخصوصہ میں رخنہ ڈال کر اسے برباد کر کے

شیطان کو ہنسی اڑانے کا موقع دیتا ہے۔

(۴) لاؤڈ اسپیکر میں ایمپلی فائر ایک درمیانی واسطہ ہے جو ایک ایسے شخص کے فیصلہ میں ہوتا ہے جو نماز میں شامل نہیں۔ وہ مسلم ہے یا غیر مسلم ایمپلی فائر کے سوئچ پر اس کا قبضہ ہے۔ آواز گھٹانا بڑھانا اس کے اختیار میں ہے۔ مائک اور ایمپلی فائر کے درمیان اور ایمپلی فائر اور لاؤڈ اسپیکر کے درمیان تار کا سلسلہ ہے ان تمام آلات کا نماز سے کوئی تعلق نہیں۔ ان تمام آلات و اشیاء کے خارج نماز ہوتے ہوئے نماز میں شامل و داخل کرنا اور ان کے ذریعہ ارکان نماز ادا کرنا بالکل مفسد نماز ہے۔

تنبیہ ذوی الافہام میں علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں **ادخال مالیس من الصلوٰۃ یوجب فساد الصلوٰۃ** یعنی نماز میں ایسی چیز کا داخل کرنا جو نماز سے نہیں نماز کو فاسد کرنے کا موجب ہے۔ امام کی تکبیرات و انتقالات کو کوئی ایسا شخص مقتدیوں تک پہنچانے کے لئے امام کے ساتھ تکبیر کہے جو خود امام کی نماز میں شامل نہیں۔ اس کی آواز پر جو لوگ رکوع و سجود کریں گے ان کی نماز فاسد ہو جائے گی۔[۱] شامی میں ہے **المبلغ اذا قصد التبلیغ فقط خالیا عن قصد الاحرام فلاصلاۃ لہ و لا لمن یصلی بتبلیغہ فی ہذہ الحالۃ لانہ اقتدیٰ بمن لم یدخل فی الصلاۃ** یعنی مبلغ اور مکبر نے اگر محض تبلیغ کا قصد کیا۔ یعنی امام کی تکبیر مقتدیوں تک پہنچانے کا قصد کیا اور خود تحریمہ کی نیت نہ کی تو ان کی نماز نہ ہوگی کیوں کہ ان مقتدیوں نے ایسے شخص کی تکبیر کی اقتدا کی جو نماز میں داخل نہیں اور امام کے ساتھ نماز میں شامل نہیں ہوا۔ اس سے ظاہر ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے جتنے آلات و اجزاء ہیں کوئی نماز میں شامل نہیں اور کسی کا نماز سے کوئی تعلق نہیں۔

---

[۱] جلد دوم ص ۱۷۱ مطبوعہ مکتبہ زکریہ، دیوبند۔ امجدی

لاؤڈ اسپیکر سے جو آواز آتی ہے وہ امام کی اصلی اور پہلی آواز نہیں بلکہ امام کی آواز کی نقل اور آواز کا فوٹو ہے جس طرح پہاڑوں کے درمیان یا گنبد میں یا اونچے اور پختہ مکانات اور تالاب کے کنارے آواز کی نقل سنی جاتی ہے جسے عربی میں ''صدا'' اور فارسی میں ''صدائے بازگشت'' اردو میں ''گونج'' اور انگریزی میں "ECHO" (ایکو) کہتے ہیں۔ اسی طرح امام کی آواز مائک میں پہنچتی ہے اس کے پردوں سے ٹکراتی ہے پھر اس کی کاپی کرنٹ اور تار کے ذریعہ ایمپلی فائر میں پہونچ کر وہاں سے تار کے ذریعہ کرنٹ کی طاقت سے لاؤڈ اسپیکر میں پہونچ کر پھیلتی ہے۔ یہ بعینہ امام کی آواز نہیں بلکہ امام کی آواز کی گونج ہے جو مائک کے پردوں سے ٹکرا کر بجلی اور تار کے ذریعہ پھیلتی ہے، یہ صدا ہے۔ اصل کی نقل ہے اصلی آواز نہیں۔

دستور العلماء میں صدا کے متعلق فرمایا: **اعلم ان الهواء المتموج الحاصل للموت اذا صادم جسما املس كجبل او جدار و رجع ذالك الهواء المصادم بهية الفهقرى فحدث فى الهواء المصادم الراجع صوت شبيه بالاول وهو الصدى المسموع بعد الصوت الاول على تفاوت قرب بحسب قرب المقام و بعده** یعنی ہوا کی موج آواز کو لے کر جب کسی ہموار اور چکنی چیز پہاڑ یا دیوار سے ٹکرا کر الٹے پیر لوٹتی ہے تو اس سے ٹکرا کر لوٹنے والی ہوا میں پہلی آواز کے مشابہ ایک آواز پیدا ہوتی ہے۔ یہی ٹکرا کر دوبارہ سنی جانے والی آواز ''صدا'' ہے جو پہلی آواز کے بعد سنی گئی۔ یہ صدا ٹکرانے والی جگہ کے نزدیکی اور دوری کے مطابق کم و بیش ہوتی ہے۔

اس سے یہ بات تو صاف ہوگئی کہ صدا کی آواز اصلی آواز نہیں بلکہ آواز کی نقل ہے جو حکم اصلی آواز سے متعلق ہے وہ اس آواز سے نہیں۔ اس بناء پر سجدۂ تلاوت کے متعلق فقہائے کرام نے واضح فرمادیا کہ کسی نے آیت سجدہ تلاوت کی یہ تلاوت کی آواز صدا ہو کر ٹکرا کر لوٹی۔ یہ صدا اور لوٹتی ہوئی آواز جس نے سنی

اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوگا۔

تلاوت کرنے والے کی اصلی آواز جس کے بھی سننے میں آئی وہ سمع کا قصد کرنے والا ہو یا غیر قاصد ہر ایک پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: **السجدة واجبة على التالى والسامع سواء قصد سماع القرآن اولم يقصد**[1] یعنی سجدۂ تلاوت واجب ہے تلاوت کرنے والے پر اور سننے والے پر خواہ اس نے قصداً قرآن عظیم سنا ہو یا قصداً نہیں سنا اتفاقاً سن لیا۔ لیکن اسی آیتِ سجدہ کو صدا کی آواز میں سنا تو سجدہ واجب نہیں۔

فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے **وان سمعها من الصدى لاتجب عليه**[2] یعنی اس آیت سجدہ کو صدا سے سنا تو اس پر سجدہ واجب نہیں۔

مراقی الفلاح میں ہے **لاتجب بسماعها من الصدى وهو مايجيبك مثل صوتك فى الجبال والصحارى و نحوها**[2] یعنی صدا سے آیت سجدہ سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب نہ ہوگا اور صدا وہ ہے جو تیری آواز کے مثل تجھے جواب دے۔ پہاڑوں صحراؤں اور ان کی مثل میں۔

ان تصریحات سے ظاہر ہے کہ صدا اصلی آواز نہیں بلکہ آواز کی نقل ہے۔ اس لئے نقل کی آواز پر آیت سجدہ سن کر سجدہ تلاوت واجب نہیں۔ اسی طرح اگر امام کی آواز کی صدا مقتدیوں کو پہنچے وہ اس پر رکوع و سجود کریں ان کے یہ انتقالات امام کی اقتدا میں نہ ہوں گے کیوں کہ یہ تلقن من الخارج ہوگا۔ وہ ان انتقالات میں غیر کی اقتدا کرنے والے ہوں گے اس لئے کہ یہ امام کی اصلی آواز نہیں بلکہ امام کی آواز کی نقل ہے۔

امام کی وہ آواز جس کا پہلا درجہ وہ ہے کہ امام کے منہ سے نکلی اور مقتدی

---

[1] جلد اول ص: ۱۳۲ مطبوعہ کوئٹہ

[2] طحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۲۶۴۔ امجدی

نے سن لی۔ اس سمع اول پر سجدہ تلاوت بھی سامع پر واجب اور اس کی اقتدا پر جو تحریمہ درکوع وسجود ہو وہی درست ہوگا۔

اور اگر صدا کی کوئی حقیقت نہ مانی جائے۔ یہی مانا جائے کہ امام ہی کی آواز ہے جو پردوں سے ٹکراتی، چکراتی ہوئی برقی لہروں پر پہنچتی ہے اس کا یہ سماع پہلے درجے کا نہیں جو محض امام کی قوت سے پہنچتی ہے بلکہ مائک سے ٹکرائی اور برقی لہروں پر تاروں کے ذریعہ ایمپلی فائر میں پہنچی، پھر بجلی اور تاروں کے ذریعہ لاؤڈ اسپیکر کے پردوں سے ٹکراکر مقتدی تک پہنچی ہے۔ اس کا سماع سماع معاد ہے یعنی امام کی پلٹی ہوئی آواز ہے، اس سماع معاد پر نہ سجدہ تلاوت واجب نہ اقتدا درست۔ اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام اہل سنت مولانا مفتی شاہ محمد احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے "الکشف شافیا" میں نہایت مختصر الفاظ میں کتنا واضح فیصلہ فرمادیا: مختصر یہ کہ سجدہ سماع اول پر ہے نہ معاد پر اگرچہ سامع کی نظر سے مکرر نہ ہو اور شک نہیں یہ سماع معاد ہے جیسے پہاڑوں، دیواروں، صحراؤں، دریاؤں کے کناروں سے پلٹی ہوئی آواز۔ ایسے ہی لاؤڈ اسپیکر کی آواز پہاڑ، دیوار وغیرہ سے ٹکرانے والی صورت میں تو ایک ہی ٹکراؤ ہے لیکن لاؤڈ اسپیکر میں کتنے ذرائع، کتنی تبدیلیاں اور کتنی ٹکریں ہیں۔ یہ لاؤڈ اسپیکر کے ماہر، لوک ناتھ کی کتاب، پبلک ایڈرس ایکوپمنٹ یعنی ایمپلی فائر اور لاؤڈ اسپیکر میں سے ہے۔

لاؤڈ اسپیکر آواز کی مدد سے پیدا ہوکر اوسیلشنز کو پھر سے آواز میں بدلتا ہے۔ یہ اس آواز کو اونچا نہیں کرسکتا جس طاقت کی الکٹرک اوسیلیشنز سے ملیں گے۔ اسی طاقت کے مطابق یہ ان کو آواز کی لہروں میں بدل کر آواز کو دہرائے گی۔ اگر ہم مائیکروفون جس میں ہماری آواز کی لہروں کو الیکٹرک لہروں میں بدلا جاتا ہے کی تاریں کسی لاؤڈ اسپیکر کو لگادیں تو اس سے کوئی آواز نہیں نکل سکتی۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر آواز کو اونچا کرنے کا کام نہیں کرتا۔

یہ تو صرف الکٹرک اوسیلیشنز کو دوبارہ آواز کی لہروں میں بدلنے کا طریقہ ہے۔
مائیکروفون جس کے سامنے کھڑے ہو کر ہم بولتے ہیں وہ ہماری آواز کی لہروں کو
الکٹرک اوسیلیشنز میں بدلتا ہے۔ اس اوسیلیشنز کو لاؤڈ اسپیکر میں گزارنے سے پہلے
ان کو زیادہ طاقتور بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کی طاقت کو بڑھانے کے کام کو
ایمپلی فیکیشن کہتے ہیں اس لئے اوسیلیشنز کو لاؤڈ اسپیکر میں گزارنے سے پہلے ایمپلی
فائر میں سے گزارنا ضروری ہے۔ اس طرح کسی شخص کے گانے اور تقریر کی آواز
کو اونچا کرنے کے لئے حسب ذیل چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱) مائیکروفون (آواز کی لہروں کو الیکٹرک اوسیلیشنز کی شکل میں بدلنے
کے لئے)

(۲) ایمپلی فائر (الیکٹرک اوسیلیشنز کو ایمپلی فائی کرنے کے لئے

(۳) لاؤڈ اسپیکر (الیکٹرک اوسیلیشنز کو پھر آواز میں بدلنے کے لئے

(۴) الیکٹرک (ای۔ ایم۔ ایف۔ ہائی ٹیشن۔ ۲۵ وولٹ کے لگ بھگ اور
نو ٹیشن ۶ وولٹ کے قریب۔

زیر نظر عبارت میں خط کشیدہ فقرے خصوصی طور پر قابل غور ہیں۔ اس تحقیق
سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کی تکبیرات تحریمہ و انتقالیہ کو کئی مرحلوں سے ٹکرا کر
متعدد تبدیلیوں سے گزر کر صدا اور صدا کی منزلوں کو پار کر کے مقتدیوں کے
کانوں تک پہنچنا پڑتا ہے۔

یہ آواز سماع اول میں مائیکروفون میں ختم ہو گئی۔ سماع معاد میں بھی وہ نہ
رہی جو صدا میں ہوا کے ساتھ لوٹتی ہے بلکہ الیکٹرک اوسیلیشنز، تار، ایمپلی فائر،
لاؤڈ اسپیکر میں تار تار اور پاش پاش ہو کر مقتدی تک پہنچتی ہے اس کے اگرچہ برقی
طاقت کے سرعت کے ساتھ چشم زدن میں کانوں تک پہنچنے کے سبب سامع اور مقتدی
کے نزدیک کرّات و مرّات کا احساس نہ ہو مگر اس میں شک نہیں کہ اس کا سماع،

سماع معاد اور صدا اور صدا ہے جس پر رکوع و سجود امام کی اقتدا میں نہیں بلکہ امام کی اس آواز کی اقتدا ہے جو برقی او سیلیشنز، تار، ایمپلی فائر لاؤڈ اسپیکر کے پردوں سے ٹکرا کر مائک کے ذریعہ متعدد تبدیلیوں کے بعد کئی گنا بلند ہو کر پہنچتی ہے تو جس طرح ایک آیت سجدہ صدا سے سننے سے سجدہ تلاوت واجب نہیں۔ اسی طرح لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر نماز میں اقتدا درست نہیں۔

علاوہ ازیں امام کو یہ معلوم ہے کہ مائک کے ذریعہ لاؤڈ اسپیکر پر تکبیرات انتقالیہ کو مقتدیوں تک پہنچانا ہے تو امام کا دل اس اہتمام کی طرف متوجہ ہوگا کہ آواز کو مائک اچھی طرح پکڑے اور مقتدیوں تک صاف آواز پہنچائے یہ ان کا ارادہ نماز کے درمیان محل خشوع و خضوع ہے۔

"**بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ**" میں ہے **ان شغل القلب بغیر جنس الصلوٰۃ مانع من الخشوع** یعنی نماز میں دل کا کسی غیر جنس نماز میں مشغول ہونا خشوع اور خوف کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ قلبی سے مانع ہے۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اسٹیج پر قاری یا مقرر بار بار مائک کو دیکھتا ہے۔ کبھی کبھی ہاتھ سے مائک کو سنبھال کر منہ کے سامنے برابر کرتا ہے تاکہ آواز کو مائک اچھی طرح قبول کرے۔

امام نماز میں یہ حرکتیں نہیں کر سکتا کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ مگر مائک اور لاؤڈ اسپیکر کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے عملاً نہ سہی ارادۃً اسے کچھ توجہ کرنی پڑے گی کہ آواز صاف پہنچے۔ یہ نماز کی حالت میں غیر جنس نماز کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ "بریقہ محمودیہ" میں ہے **البدعۃ فی العبادۃ حرام** یعنی کسی بھی بدعت کو عبادت میں داخل کرنا حرام ہے اور اوپر گزرا کہ لاؤڈ اسپیکر جو کہ کھیل تماشوں اور گانے بجانے کے لئے ایجاد ہوا اسے نماز میں بجانا بدعت ہے یہ کیسے جائز ہوگا۔

بہر حال نماز میں وہی امور جائز ہیں جو مسنون ہوں یا ماثور ہوں۔ جو افعال یا

حرکات یا امور مطلقاً ماثور نہ ہوں وہ نماز میں مطلقاً ممنوع ہیں۔

"بریقہ محمودیہ" میں ہے **فغیر الماثورة مطلقاً ممنوع مطلقاً** یعنی جو امور مطلقاً غیر ماثور ہیں وہ مطلقاً ممنوع ہیں۔ اس بنا پر ریڈیو پر جو قرآن عظیم تلاوت کیا جاتا اور اکثر ملکوں سے قرأت کو براڈکاسٹ کیا جاتا ہے ان میں جو آیات سجدہ سنی جاتی ہیں ان سے سامعین پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں اسی طرح ریڈیو پر تلاوت کے وقت اگر کوئی مصروف گفتگو ہے تو گناہگار نہ ہوگا مگر ریڈیو پر تلاوت کے وقت احتراماً سکوت و انصات افضل ہے۔

الغرض لاؤڈ اسپیکر کا نماز میں استعمال ایک بدعت قبیحہ و شنیعہ ہے جو نبی اکرم ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلفائے راشدین و صحابہ کرام و ائمہ عظام علیہم الرضوان کی سنت ماثورہ و متوارثہ کے امانت و اختتام کا باعث ہے۔ حالانکہ امام کی تکبیرات و انتقالات کے لئے اسی امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے کا امام کی نیابت میں امام کی تکبیرات و انتقالات کو کثیر جماعت میں مقتدیوں تک پہنچانا ایک نہایت عظیم منصب اور اہم مسئلہ ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی نے "تنبیہ ذوی الافہام" میں اس اہم مسئلہ کو کیسے واضح انداز میں روشن فرمایا ہے گویا وہ آج کے بدلتے ہوئے حالات کو چشم بصیرت سے مشاہدہ فرما رہے تھے۔ فرماتے ہیں۔ **ان التبلیغ منصب شریف قد قام به افضل الناس بعد الانبیاء والمرسلین ذوی المقام المنیف فلابد معه من اجتناب ما احدثه جهلة المبلغین الذین استولت علیهم الشیاطین من منکرات ابتدعوها و محدثات اخترعوها لکثرة جهلهم و قلة عقلهم و عدم اعتنائهم باحکام ربهم و بعدهم عما هو سبب قربهم و انهماکم فی تحصیل حطام الدنیا و ترک التعلم الموصل الی الدرجات العلیا۔** یعنی بے شک تبلیغ (امام کی تکبیرات کو مقتدیوں تک پہنچانا) ایک منصب

شریف ہے جس کے ساتھ افضل الناس بعد الانبیاء المرسلین ذوی المقام المنیف (صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے قیام فرمایا (اس لئے یہ سنت صدیقی ہے) تو اس کے ساتھ ضروری ہے کہ ان منکرات سے اجتناب کیا جائے۔ جو وہ جاہل مبلغین کرتے ہیں جن پر شیاطین مسلط ہوچکے ہیں۔ ان جاہلوں نے یہ ممنوعات نکالی اور نئی باتیں اختراع کی ہیں، اپنے کثرت جہالت اور کم عقل اور احکام الٰہی کی طرف سے بے پروائی۔ اور جو باتیں اللہ کے قریب کرنے والی ہیں ان سے دور رہنے کے سبب اور حطام دنیا (دنیا کی لالچ) سمیٹنے کی کوششوں میں مصروف ہونے اور ایسے علوم اور باتیں ترک کردینے کے سبب جو باتیں درجات عالیہ اور بلند مرتبوں تک پہنچانے والی ہیں ان منکرات و بدعات و محدثات مبلغین جاہلین کا بیان اوپر فتح القدیر سے گزرا۔ علامہ ممدوح نے کیسے واضح اور صاف الفاظ میں اور کتنے پیارے انداز میں تبلیغ تکبیرات انتقالیہ امام کو کثیر جماعت میں مقتدیون تک پہنچانے کے مسئلہ کی اہمیت اور اس اہم مسئلہ میں مبلغین کی بدعات و اختراعات کی شناعت پر زور دیا ہے اس سے لاؤڈ اسپیکر کے نماز میں استعمال کرنے کا مسئلہ نہایت آسانی اور تفصیل کے ساتھ حل ہوجاتا ہے۔

لاؤڈ اسپیکر کا نماز میں استعمال یا تو ایک سنت کے مٹنے کا سبب ہوگا۔ اگر مبلغین قائم نہ ہوئے یا پھر بے ضرورت اس کا استعمال جو مخل خشوع بھی ہے اور بے ضرورت اس میں صرف اسراف بھی۔ اور کبھی یہ دوسری آوازیں پکڑ لیتا ہے یہ گانے بجانے لکچروں کی تو مسجد میں وہ بھی حالت نماز میں۔ قوالوں اور رنڈیوں کے ناجائز گانوں اور دنیوی جائز ناجائز باتوں لکچروں تقریروں کی آوازوں کے آجانے کا اندیشہ بھی جس کا وقوع نادر نہیں۔

"طریقہ محمودیہ"[۱] میں حدیث شریف ہے عن النبی صلی اللہ تعالیٰ

---

[۱] حدیقہ ندیہ جلد اول ص ۱۲۹

علیه و سلم مامن امة ابتدعت بعد نبیها فی دینها بدعة الا اضاعت مثلها من السنة یعنی کسی امت نے اپنے نبی کے بعد اپنے دین میں کوئی نئی بدعت جاری نہیں کی مگر اس نے اسکے مثل سنت کو ضائع کردیا۔ "حدیقہ ندیہ"[1] میں اسی حدیث کی شرح میں فرمایا الا اضاعت تلك الامة ای ترکت و اهملت مثلها ای مثل تلك البدعة یعنی من جنسها الیٰ ان قال والمعنی ان الناس کلما ابتدعوا بدعة فی الدین ترکوا من جنسها سنة نبویة یعنی اس امت کے ضائع کردینے کا مطلب یہ کہ اس امت نے ترک کردیا اور چھوڑ دیا اس بدعت کے مثل سنت کو جو اس کی جنس سے ہے۔ اور معنی یہ ہیں کہ بیشک لوگ جب جب کوئی بدعت نکالتے ہیں تو اس کی جنس سے سنت نبویہ کو ترک کردیتے ہیں۔

حدیث شریف کے معنی یہ ہوئے کہ جب کبھی کسی بدعت کو ایجاد کریں گے اس کی مثل سنت نبویہ کو ترک کردیں گے۔

قابل غور ہے کہ دنیا پر چھائی ہوئی لاؤڈ اسپیکر کی بدعت کو نماز میں اس لئے داخل کیا گیا کہ امام کی تکبیرات کی آواز مقتدیوں کو پہنچے۔ اس بدعت کے سبب اس کی مثل بلکہ اہم تر سنت نبویہ و سنت صدیقیہ کا ترک و اہمالی لازم آئے گا۔ امام کی تکبیرات مبلغ کے ذریعہ مقتدی تک پہنچنے کی بجائے اگر لاؤڈ اسپیکر اس کا ذریعہ ہوگا تو مبلغوں کو بے ضرورت سمجھیں گے اور مبلغ قائم نہ کریں گے۔ اس لحاظ سے اس کا استعمال بدعت مذمومہ محرمہ ہوگا کیوں کہ یہ رافع سنت ہوگا اور مبلغین کے ہوتے ہوئے اس کا استعمال بے ضرورت اسراف اور بہر صورت مانع خشوع اور بعض اوقات بہت زیادہ مانع کہ کبھی بہت بری ناگوار آوازیں پیدا کرتا ہے اور کبھی بند ہوجاتا ہے تو خشوع تو خشوع، اس کا بند ہوجانا نماز میں ایسی افراتفری پیدا کرتا ہے

---

[1] ایضاً جلد اول ص ۱۳۰۔ امجدی

کہ توبہ ہی بھلی اور کبھی گانا سناتا ہے کبھی لکچر کبھی ہنسی مذاق، دل لگی کی گفتگو
لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

ایسے دور بدعات اور اس زمانہ شیوع مفاسد کے لیے عالم ماکان ومایکون من اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف مشکوٰۃ میں بیہقی سے مروی ہے[1] **عن ابی ھریرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید** یعنی جس نے میری سنت کو ایسے وقت میں قائم رکھا جبکہ امت فساد میں مبتلا ہو اس کے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

[1] "حدیقہ ندیہ" میں اس حدیث شریف کی شرح یوں فرماتے ہیں **من تمسک بسنتی ای احتفظ علی العمل بھا عند فساد امتی باتباع الاھواء والبدع بحیث تصیر نفوسھم لاتطمئن فی الاعمال و المعاملات الا الی الوساوس الشیطانیۃ والاختراعات العقلیۃ مع علمھم بالسنن النبویۃ والمقادیر والحدود الشرعیۃ وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا** یعنی حدیث میں من تمسک بسنتی کا یہ مطلب ہے کہ جو شخص میری سنت پر عمل جاری رکھ کر اس سنت کی حفاظت کرے گا۔ میری امت کے فسادوں کے وقت۔ یعنی نفسانی خواہشات سے بدعتوں میں ایسے مشغول ہوں کہ ان کے نفوس۔ اعمال و معاملات میں بغیر وساوس شیطانیہ اور اختراعات عقلیہ کے مطمئن نہ ہوں۔ باوجودیکہ انہوں نے سنن نبویہ اور مقادیر وحدود شرعیہ کا علم ہو اور وہ بدعت مذمومہ پر عمل کریں اور سمجھیں کہ ہم نیک کام کر رہے ہیں۔

اب یہی دیکھئے کہ جہلاء تو جہلاء علماء اس بلا میں مبتلا ہیں۔ نماز کے وقت اس بدعت کے استعمال کو جو واضح بدی ہے نیکی سمجھ رہے ہیں۔ اس کے جواز کے لیے کیا کیا تک بندیاں، چک پھیریاں کرتے پھر رہے ہیں۔ اس بدعت قبیحہ کو جو ایک

---

[1] حدیقہ ندیہ جلد اول ص ۱۰۸، مطبوعہ استنبول، امجدی

صورت میں مدافع سنت ہے اور دوسری صورت میں غیر ضروری ہے ضروری بنا رکھا ہے۔ اور تقریر کے وقت جب مجمع کثیر ہو اس وقت لاؤڈ اسپیکر سے کام لیا جاتا تو اور بات ہے مگر اب تو یہ فیشن میں داخل ہو گیا ہے۔ ضرورت ہو یا نہ ہو، شو بڑھانے کے لیے، شان و شوکت جتانے کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ بالکل تنگ جگہ جہاں سو پچاس آدمیوں کا مجمع بھی نہ ہو سکے وہاں اس کا ہونا لازمی ہے۔ جیسے اب ریڈیو ہر گھر میں ٹرانجسٹر ہر ہاتھ میں دیکھا جا رہا ہے بلکہ لوازم زندگی میں سے بنتا جا رہا ہے یہاں تک دیکھا گیا کہ مجمع تین نفر سے زیادہ نہیں مگر لاؤڈ اسپیکر تخت پر یا منبر کے سامنے زینت مجلس بنا ہوا ہے اور اب تو مقرر کے لیے اس کا مقرر ہونا ضروری ہے ورنہ مقرر صاحب کو تقریر کرنے میں تکلف معلوم ہوتا ہے۔

ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

ضرورت جب لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی تقریر کے لیے بھی اجازت نہیں دیتی۔ اسراف کے پیش نظر اپنے پیسے سے یا اس کے لئے چندہ کے پیسوں سے تو نماز میں بے ضرورت اس کے استعمال کو اگرچہ ان خرابیوں کے اندیشہ سے یہ پاک بھی ہوتا ہے۔ کیسے اجازت ہو سکتی ہے وہ بھی مسجد کے پیسے سے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ شانہ

آج کل اہل علم بھی لاؤڈ اسپیکر کو جو نماز میں مصادر سنت ہونے کے پیش نظر ایک صورت میں اور دوسری صورت میں اسراف کو دیکھتے ہوئے کہ بدعت مذمومہ محرمہ ہے۔ علاوہ بریں وہ خرابیاں جن کا وقوع ہوتا رہتا ہے اس سبب کو نظر انداز کر کے اس کو نماز میں استعمال کرنے کرانے اور اس کے جواز کے اثبات کے درپے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اس بدعت کو نماز میں داخل کر کے سنت نبویہ صدیقیہ، تبلیغ خلاف الامام کو مٹانے والے ٹھہر رہے ہیں اور دوسری صورت میں کس کس خرابی کے مجوز بن رہے ہیں۔ بالعفو والعافیۃ ۔ بے انتہا افسوس کہ اکثر مساجد میں اسے مستقل طور پر لگایا گیا ہے ہر وقت کی نماز میں کھلا رہتا ہے۔

فقیر نے دلائل قاطعہ واضحہ سے ثابت کر دیا ہے کہ نماز میں اس کا ستعمال ناجائز اور اس کی آواز پر تحریر سے اقتدا نادرست اور محض اس کی اواز پر انتقالات سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

حرمین طیبین اور ممالک اسلامیہ کا حوالہ دیا جاتا ہے، حالانکہ آج کے زمانے میں حکومت سعودیہ اور ممالک اسلامیہ میں شرائع و شعائر اسلام کا معاذ اللہ جو مضحکہ اڑایا جارہاہے اور محرمات و ممنوعات شرعیہ کا جس آزادی کے ساتھ استعمال ہو رہاہے اور جس طرح احکام دینیہ کی نعوذ باللہ۔ پامالی ہو رہی ہے ناقابل بیان اور ایک سچے صحیح العقیدہ سنی مسلمان کے لیے ناقابل برداشت ہے۔

ناطقہ سر بہ گریباں ہے اسے کیا کہئے
آپ سنئے گا تو شرمائے گا

کیا ان ممالک کے کھلم کھلا خلاف شرع اعمال و افعال و حرکات کو جہلا سند بنا کر داڑھی کٹانے منڈانے اور تصویر کھنچانے اور ریڈیو کے گانے وغیرہ کو جائز سمجھیں گے ...... ؟ جن میں ان ممالک کے جدید الخیال مدعیان علم بھی بے دھڑک مبتلا ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون کیا مکہ معظّمہ میں گھر گھر، دوکان دوکان ریڈیو نہیں جن سے علی الاعلان گانے سنے جارہے ہیں۔ مصر سے گانے والی کو گانا سنا جارہا ہے اور اب تو سننے میں آیا ہے کہ وہاں گھر گھر ٹیلی ویژن بھی ہو گیا ہے۔ کیا مکہ معظّمہ میں کسی نے تصاویر لٹکی نہیں دیکھیں۔ دیکھنے والوں نے تو خاص حرم شریف کی بیرونی دیوار پر ابن سعود کی بہت بڑی سائز کی تصویر لٹکتی دیکھی ہے وغیرہ وغیرہ۔ ہم پر صرف شریعت مطہرہ کا اتباع لازم ہے قرآن کریم میں حضور اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے۔ **ثم جعلنک علی شریعة من الامر فاتبعها ولاتتبع اهواء الذین لایعلمون** یعنی پھر ہم نے دین کے کام کے عمدہ راستہ پر آپ کو کیا تو آپ اسی راستہ پر چلو اور نادانوں کی خواہش کا ساتھ نہ دو۔ حضرت

سیدنا داؤد خلیفۃ اللہ علیہ السلام کو خطاب کر کے فرمایا۔ لا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ یعنی خواہش کے پیچھے نہ جا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بھٹکا دے۔

عیدین، جمعہ اور بعض مساجد میں پنجگانہ نمازوں میں اور حرمین شریف میں تو ہر نماز میں لاؤڈ اسپیکر اس قدر عام ہے کہ ان لوگوں کی اس جدت طرازی اور بدعت نوازی اور سنت نبویہ صدیقیہ کے ساتھ بغاوت اور عبادت مخصوصہ نماز میں بدعت یورپ کی دخل اندازی پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔

عالم اسلام کے بڑے بڑے علماء بھی اس بدعت فاسدہ کی طرف توجہ نہیں فرماتے اور اس امر پر غور نہیں کرتے کہ اس کے سبب ایک اہم سنت نبویؐ صدیقی اور منصب شریف تبلیغ خلف الامام کی اضاعت اور اہانت لازم آتی ہے اور ان مسلمانوں کی نمازیں فاسد و برباد ہوتی ہیں جو محض لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر ارکان نماز ادا کرتے ہیں۔

اس بدعت شنیعہ کے نماز میں استعمال کے خلاف اقدام (احتجاج وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ہر مسلمان کو اپنے کردار گفتار سے اس بدعت کے خلاف آواز اٹھانا چاہیئے۔ ہر شخص وسعت بھر نماز میں اس کے استعمال سے بیزاری کا اظہار کرے۔ لاؤڈ اسپیکر کو نماز کے وقت معطل کر کے تبلیغ مسنون کے لئے مبلغین کے تقرر کا پرزور مطالبہ کرنا لازم جانے۔

فقیر نے مدینہ طیبہ میں محکمہ امر معروف کے نائب امیر سے ۴۵ منٹ تک بے تامل بغیر کسی جھجک اور خوف کے اس بدعت کے نماز میں استعمال پر آزادانہ بحث کی اور اس کا عدم جواز ثابت کیا۔ ۴۵ منٹ کی بحث کے بعد اس کا صرف یہ جواب تھا اغرضک عند القاضی۔

آج بھی بعونہ تعالیٰ و توفیقہ فقیر کا آیت کریمہ **فاستقم کما امرت ولاتتبع اھوائھم** پر عمل ہے کہ جیسا تجھے حکم دیا گیا اس پر مستقیم رہ اور ان کے نفسانی خواہشات کی پیروی نہ کر اور یہ بھی دیکھ رہا ہے۔ **ان کثیراً لیضلون**

باھوائھم بغیر علم بیشک بہتیرے لوگ اپنے ہوائے نفس اور خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں بغیر علم کے جہالت سے نئی روشنی والے جدت پسند جدید الخیال با اثر مدعیان علم کو جو نماز جیسی عبادت عظیمہ میں اس نو ایجاد بدعت لاؤڈ اسپیکر کو داخل کرنا اچھا سمجھتے ہیں ان کو فقیر اس آیت کریمہ کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ **ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ**

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سمجھنے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اپنے حلقہ اثر میں بحمد اللہ تعالیٰ و توفیقہ حدیث شریف **من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ** (یعنی تم میں سے جو کوئی کسی منکر اور ممنوع و خلاف شرع کام کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے مٹادے، پر عمل ہے اور یہاں اہل سنت و جماعت کی کسی مسجد میں اس کا استعمال نماز میں نہیں ہوتا اور کبھی کسی ایسی جگہ جانا ہوا جہاں لاؤڈ اسپیکر نماز میں استعمال ہوتا ہے وہاں حدیث شریف **ومن لم یستطع فبلسانہ** (یعنی جو اپنے ہاتھ سے نہ مٹا سکے تو زبان سے اس کی مذمت اور برائی بیان کردے) پر عمل کر کے حدیث شریف **الدین النصیحۃ** (یعنی دین اسلام نصیحت ہی ہے) کے مطابق مسئلہ کو سمجھا کر نصیحت کردی اور اپنی موجودگی میں اس کے استعمال سے باز رکھا۔ اور مختصر تقریر میں عرض کردیا کہ نماز اہم رکن اسلام اور عظیم فرض اور افضل ترین عبادت ہے۔ نماز کو صحیح طور پر عبادت اور فرض الٰہی سمجھ کر جب ارشاد نبی کریم ﷺ **صلوا کما رأیتمونی اصلی** اسی مخصوص طریقہ سے ادا کرنا چاہئے جس طرح حضور اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین و صحابہ کرام و ائمہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ادا فرمائی۔ حدیث شریف میں ہے۔ **الصلوٰۃ عماد الدین** یعنی نماز دین کا ستون ہے۔ اس کی شرح میں مناوی نے تیسیر میں فرمایا۔ **فالصلوٰۃ تحقیق العبودیۃ و اداء حق الربوبۃ** یعنی نماز بندگی کا اثبات ہے اور اپنی عبدیت اور مالک حقیقی کے حضور حق ربوبیت ادا کرنا

ہے۔ اور بھی حدیث شریف میں ہے **الصلوٰۃ عمود الدین** یعنی نماز دین کا عمود (کھمبا) ہے۔ مناوی میں ہے۔ **فقواما لدین لیس الا بہا کما ان البیت لا یقوم الا علی عمودہ** یعنی دین نماز کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا جیسا کہ مکان بغیر کھمبوں کے نہیں قائم ہوتا اور بھی حدیث شریف میں ہے **الصلوٰۃ میزان فمن وفی استوفیٰ** اس حدیث شریف کی معنی اور مطلب تیسیر میں اس طرح ہے۔

الصلوٰۃ میزان ای ھی میزان الایمان فمن وفی بھا ای حافظ علیھا بواجباتھا سند و بترھا استوفی ماوعد بہ من الفوز بدار الثواب والنجاۃ من الیم العذاب یعنی نماز ایمان کا ترازو اور کانٹا ہے تو جس نے پوری دیانت داری اور مقررہ ضابطہ کے ساتھ ادا کیا اس طرح کہ نماز کے تمام واجبات اور مندوبات کے ساتھ نماز کی حفاظت کی اسے اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے۔ دار ثواب حشر میں کامیابی کا اور عذاب الیم سے نجات کا۔

ظاہر ہے کہ عمارت کے ستون کو تعمیر کے مقررہ قواعد و ضوابط کے مطابق پختہ اور مضبوط بنیاد پر قائم کیا جاتا ہے کیوں کہ اس ستون پر عمارت کے استحکام کا دارومدار ہوتا ہے اندر سے کھوکھلا ستون پوری عمارت کو کمزور رکھے گا خواہ اوپر ظاہری نمود و نمائش اور لیپ پوت کر کتنا ہی خوبصورت اور رنگین بنا دیا جائے۔

نماز دین کا ستون ہے، مرکز ہے، ایمان کا میزان ہے، اس لئے نماز کو ہر حیثیت سے مقررہ منضبطہ قواعد و ضوابط کی پوری پابندی کے ساتھ پختہ اور مضبوط رکھنے کے لئے اس بنیاد پر مستحکم رکھنا فرض ہے جو حضور اکرم ﷺ نے مقرر فرمایا ہے۔ اسے ہر لغو سے بچانا ضروری ہے۔

لاوڈ اسپیکر ہو یا اور کوئی لغو چیز **قال اللہ تعالیٰ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ** بیشک تراد کو پہنچے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں خشوع اور عاجزی سے گڑگڑاتے ہیں اور جو

لغویات سے اعراض کرتے ہیں اور بچتے ہیں۔[1] تفسیر کبیر میں **عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ** کے تحت ہے **انه یدخل فیه کل ماکان حراماً او مکروها اوکان مباحاً ولکن لایکون بالمرء الیه ضرورة و حاجة** یعنی لغو میں ہر وہ چیز داخل ہے جو حرام ہے یا مکروہ ہے یا مباح ہے لیکن انسان کو اس کی نہ ضرورت ہے نہ حاجت۔

لاؤڈ اسپیکر کے نماز کے وقت استعمال کو اگر کوئی مباح سمجھے تو وہ بھی اس کے بے ضرورت ہونے سے انکار نہیں کرسکتا۔

اس آلہ کے ایجاد ہونے سے پہلے بھی حضور اقدس ﷺ کے زمانہ مبارک سے اب تک بڑی بڑی جماعتوں کے ساتھ نمازیں ہوتی رہیں کبھی اس کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کیوں کہ سنت صدیقی تبلیغ تکبیرات و انتقالات امام جیسے منصب شریف و جلیل سے ضرورت و حاجت کے وقت کثیر جماعتوں میں کام لیا ہی جاتا رہا اور ضرورت و حاجت پوری ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ یہ تبلیغ بھی داخل عبادت ہے اسے چھوڑنا اور ضرورت کے لئے اسے استعمال نہ کرنا کتنی حماقت وجہالت ہے اور لاؤڈ اسپیکر میں صرف کتنا بد اسراف ہے۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے **وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خَالِدُوْنَ** یعنی وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں (یعنی وقت پر ادا کرتے ہیں کوئی نماز قضا نہیں کرتے اور کبھی کسی عذر شرعی سے قضا ہو جائے تو اسے ادا کرلیتے ہیں اور فضول باتوں سے بچاتے ہیں، ایسے ہی لوگ فردوس کے وارث ہیں اور فردوس میں ہمیشہ رہیں گے۔

چونکہ نماز اہم ترین عبادت ہے اسے عبادت ہی کی طرح ادا کرنا چاہئے اور اجتماعات و مجالس کی طرح لاؤڈ اسپیکر کے شور و شغف سے پاک رکھنا چاہئے۔

قرآن عظیم کی سورہ ماعون میں **هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ** کے متعلق درمنثور میں

---

[1] تفسیر کبیر جلد ۸ ص ۲۶۱۔ امجدی

ہے۔ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ قال مجاهد لاهون یعنی مجاہد نے ماهون کا مطلب لاهون فرمایا ہے (اخرج ابن مریم و ابن المنذر و ابن ابی حاتم عن مجاهد) یعنی اپنی نمازوں کو لہو اور کھیل بناتے ہیں یوں بھی اس کھیل تماشے اور باجے سے نماز کو بچانا اور محفوظ رکھنا چاہیئے۔

عیدین، جمعہ اور ہر نماز و عبادت کی روح خشوع و خضوع ہے جسے سکون و اطمینان کے ساتھ طریقہ مسنونہ و متوارثہ کے مطابق ادا کرنا تقاضائے عبدیت و ادائے حق ربوبیت ہے جو کام یا چیز مخل خشوع و خضوع و سکون و اطمینان ہو اس سے احتراز لازم ہے۔ لاؤڈ اسپیکر ہو یا کچھ اور۔

اگر کوئی کہے کہ مبلغ تو صرف تکبیرات انتقالیہ کی تبلیغ کرتا ہے قرأت کی آواز نہیں پہنچا سکتا۔ لاؤڈ اسپیکر اس ضرورت کے لئے استعمال کرتے ہیں کہ امام کی آواز سارے مقتدیوں تک پہنچے۔ ایسا کہنا اور خیال کرنا زیادتی ہے اور یہ اس کی نادانی ہے کہ وہ اسے ضرورت سمجھ رہا ہے۔ حالانکہ شرعی نقطۂ نگاہ سے یہ بالکل غیر ضروری ہے۔ اگر سارے مقتدیوں تک قرأت کا پہنچنا ضروری ہوتا تو شارع نے اس کا بھی کوئی طریقہ مقرر فرمایا ہوتا۔ حسب ارشاد قرآن حکیم اليوم اكملت لكم دينكم میں نے تمہارے دین کو آج مکمل فرمادیا۔ دین کامل و مکمل میں کوئی ایسی کمی اور نقص نہیں جسے اب یا کبھی کسی طرح پورا کرنے کی حاجت ہو۔ خود امام کے لئے میانہ روی کا حکم ہے کہ قرأت میں آواز نہ بہت بلند کرے نہ بہت پست اللہ عزوجل نے حضور اکرم ﷺ کو ارشاد فرمایا۔ ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذالك سبيلا یعنی اپنی نماز میں آواز نہ بلند کیجئے نہ بالکل پست اور درمیانی راہ اختیار کیجئے۔ حدیث شریف میں ہے حضور اکرم ﷺ ایک رات حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گزرے حضرت صدیق پست آواز میں تلاوت فرمارہے تھے۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ

نہایت بلند آواز سے تلاوت فرما رہے تھے۔ حضور ﷺ نے دونوں سے وجہ پوچھی۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔ **اسمعت من اناجیه** یعنی میں جس سے مناجات کرتا ہوں اسے سناتا ہوں اوروں سے کیا کام۔

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی **اطرد الشیطان و اوقظ الوسنان** یعنی میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوتوں کو جگاتا ہوں، یعنی یہاں تک آواز پہنچے گی شیطان بھاگے گا اور تہجد ادا کرنے والوں میں جس کی آنکھ نہ کھلی ہو وہ جاگ کر تہجد ادا کرے گا، اس لئے اس قدر بلند آواز سے تلاوت کرتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ **کلکم قد اصاب** تم سب ٹھیک خیال پر ہو۔ مگر اے صدیق تم قدرے آواز بلند کرو اور اے فاروق تم قدرے پست کرو۔ (از ملفوظ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ بقدر حاجت) فاروق اعظم کی کتنی محمود نیت تھی۔ پھر بھی حضور ﷺ نے انہیں آواز قدرے پست کرنے کو ہدایت فرمائی۔

جہاں تک امام کی آواز تکبیر وغیرہ پہنچ رہی ہے وہاں تک مبلغ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ امام کی معتدل آواز ہی اگر مقتدیوں کے لئے کافی ہو تو مبلغ کی حاجت نہیں۔ جب جماعت کثیر ہو تو جہاں تک امام کی آواز کافی ہو اس کے بعد سے مبلغ کے ذریعہ سنت صدیقی پر عمل کر کے حسب ضرورت مبلغ قائم کئے جائیں اور امام یا مبلغ حاجت سے زیادہ ہرگز آواز بلند نہ کریں۔ عیدگاہ ہو یا مسجد یا میدان کہیں بھی اعتدال شرعاً و عقلاً محمود و محبوب و مطلوب و مرغوب ہے۔ بے اعتدالی نا محمود و سخت معیوب ہے۔ بے حساب چیخنا، بے تک چلانا بیہودہ کام ہے۔ مسجد میں چلانے سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا **جنّبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم و خصوماتکم و رفع اصواتکم اوکما قال علیه الصلاة والسلام**[1]

---

[1] السنن الکبیر للبیہقی جلد ۱۰ ص ۱۷۷۔ امجدی

جب مسجد میں اس کی ممانعت ہو تو اس گلے پھاڑ لاوڈ اسپیکر کی بیہودگی کا نماز میں رب قہار و جبار کے حضور میں ہونا کتنی شنیع بات ہے۔ مبلغوں کی کان پھاڑ آواز کی کثرت ایک شور برپا کردیتی ہے۔

امام ہی کا وقت خطبہ و قرأت ضرورت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے اور ان کا حد سے زیادہ چلانا بھی سخت معیوب اور ناحق اپنی جان کو تعب میں ڈالنا ہے۔ اور یہ ہر عاقل کے نزدیک بھی شدید عیب ہے اور اگر مقصود ریا ہے جب تو ظاہر ہے کہ نیکی برباد گناہ لازم۔

تنبیہ ذوی الافہام کی اوپر عبارت گزری **فلابد معه من اجتناب ما احدثه جهلة المبلغين الذين استولت عليهم الشياطين من منكرات ابتدعوها**

وہیں علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں: **و من ذٰلك رفعها الصوت زيادة على قدر الحاجة بل يكون المقتديون قليلين يكتفون بصوت الامام فيرفع المبلغ صوته حتىٰ يسمعه من هو خارج المسجد و قد صرح لى السراج بان الامام اذا جهر فوق حاجة الناس فقد اساء فكيف بمن لا حاجة اليه اصلاً** یعنی بعض جہلا نے استیلا شیاطین کے سبب جو منکرات و بدعات و محدثات اپنے کثرت جہل و قلت عقل اور احکام الٰہیہ کے عدم امتیاز اور قرب الٰہی سے بعد اور دنیاوی نام آوری کے لئے اختراع کئے اور جن سے اجتناب اور بچنا ضروری ہے ان میں سے ایک آواز کو حاجت اسے زیادہ بلند کرتا ہے کہ کبھی مقتدی اتنے ہی ہوتے ہیں کہ ان کے لئے امام کی آواز ہی کافی ہوتی ہے اور مبلغ اتنی دور سے چلّاتے ہیں کہ ان کی آواز مسجد سے باہر کے لوگ بھی سنتے ہیں۔ جہاں تک ایک مبلغ کی آواز پہنچے وہاں تک دوسرا مبلغ نہ ہو۔ پہلی ہی صف میں مبلغ ہوتا ہے اور پھر اور صفوں میں بے ضرورت کتنے مبلغ بن جاتے ہیں۔ جب بے

ضرورت مبلغ کا قیام اسائت ہے تو ان مبلغوں کی اس بے تکی چلاہٹ آس پاس کے مقتدیوں کے لئے سخت باعث اذیت اور یہ چلاہٹ لوگوں کے خشوع و خضوع کی بربادی کی علت ہے اور سبب انتشار ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی یہ بدعت عظیم شناخت ہے۔ سراج میں تصریح ہے کہ امام نے مقتدیوں کی حاجت سے زیادہ زور سے آواز بلند کی تو اس نے برا کیا، بلکہ حضرت امام ابن الہام صاحب فتح القدیر بالغ مرتبہ اجتہاد نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ صیاح ملحق بالکلام ہے تو لاؤڈ اسپیکر کی شناعت کا کیا جو بے محل اور قطعی بے عاجت ہے۔ بلند آواز جو ضرورت سے زیادہ ہو جب سوئے ادب ہے اور جبلہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور اقدس ﷺ کے حضور ایسے جہر اور بلند آواز سے قرآن عظیم نے ممانعت فرمائی۔ **لاتجهروا له بالقول** اس سے معلوم ہوا کہ بڑوں کے سامنے ضرورت سے زیادہ بلند آوازی سوء ادب ہے اور اس سے مبلغوں کا ضروت سے زیادہ تکبیر کے وقت چلانے کی بدترین شناعت ظاہر ہوئی۔ اور پھر حالت نماز میں حضور خداوندی میں ایسا چلانا کتنا بد ہے اور اگر اظہار صناعات نغمیہ کے لئے راگ راگنی پر مشتمل ہو جب تو معاذ اللہ معاذ اللہ، اس کی شناعت کا کیا کہنا العیاذ باللہ۔

حضرت علامہ ابن عابدین شامی نے تبلیغ خلف الامام کے سلسلہ میں جو تحقیق فرمائی، اس سے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کی شناعت بالکل واضح ہے۔

اگر کوئی احمق جاہل، وہابی کی طرح اس کے قرآن و حدیث یا ائمہ کی ممانعت کا جزئیہ طلب کرے تو اس کا منہ بند کرنے کے لئے بھی علامہ شامی قدس سرہ نے اپنی کتاب میں فرمایا۔ اسے بھی نقل کردینا مناسب ہے تنبیہ ذوی الافہام کے آخر میں توضیح و تصریح فرمادی **ليس كل مسئلة مصرحا بها فان الوقائع والحوادث تتجدد بنجدالازمان ولو توقف على التقرا بكل حادثة لشق الامر على العباد بل يذكرون قواعد كلية تندرج فيها مسائل**

جهبته فيجوز للمفتى استخراجها من ذالك یعنی ہر مسئلہ ایسا نہیں جس کی تصریح کی گئی۔ کیوں کہ وقائع و حوادث زمانہ کے تجدد سے نئے پیدا ہوئے ہیں۔ تو اگر ہر مسئلہ کو تصریح پر موقوف رکھا جائے تو بندوں پر امر شاق ہو جائے۔ بلکہ فقہاء قواعد کلیہ بیان فرمادیتے ہیں جن میں مسائل جزئیہ حادثہ کا حکم مندرج ہوتا ہے تو مفتی کے لئے جائز ہے کہ قواعد کلیہ سے مسائل جزئیہ کو نکالے۔ اس کے چند سطور کے بعد حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی رضی اللہ عنہ کی شرح ہدایہ ابن العماد سے نقل فرمایا **ان المسائل المدونة فى الفقه لما يتكلمون عليها من حيث كلياتها لا من حيث جزئياتها فلا يقال في الجزئيات التى أنطبق عليها احكام الكليات انها غير منقولة ولا مصرح بها** یعنی فقہ کے مدون و مرتب مسائل میں فقہا کلیات کی حیثیت سے کلام کرتے ہیں۔ جزئیات کی حیثیت سے نہیں تو ایسے جزئیات جن پر کلیات کے احکام منطبق ہوں ان جزئیات کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ جزئیات غیر منقولہ اور غیر مصرح ہیں۔

ان واضح ارشادات و تصریحات کے پیش نظر آخر میں علامہ ابن عابدین نے تنبیہ ذوی الافہام میں مبلغین و مکبرین کے عین نماز میں منکرات و قبائح متعارفہ کے متعلق جو فرمایا وہی کلمات بعینہٖ حرف بہ حرف لاؤڈ اسپیکر کے نماز میں استعمال پر منطبق ہیں۔ **هٰذا الذى ذكرنا من المنكرات التى يفعلها المبلغون بنذة من قبائحهم التى تعارفوها فى نفس الصلاة** یعنی یہ جو ہم نے ذکر کیا ان منکرات کا جنہیں مبلغ کرتے ہیں یہ ان قباحتوں، بدیوں، برائیوں سے کچھ ہیں جن کو انہوں نے متعارف کر رکھا ہے نماز کے اندر مزید بر آں طریقہ محمدیہ[۱] میں ہے۔ **اذا تردد فى شئ بين لكونه سنة و بدعة فتركه لازم** اس کی شرح حدیقہ ندیہ میں ہے۔ **وما تردد بين البدعة و السنة تركه لانّ ترك البدعة لازم واداء السنة غير لازم** یعنی جس امر کے سنت اور بدعت ہونے میں تردد ہو تو

---

[۱] جلد اول ص ۱۴۸ مطبوعہ استنبول، ترکی۔ امجدی

اسے ترک کرے کہ بدعت کا ترک کردینا لازم ہے اور سنت کا ادا کرنا لازم نہیں
جب بحالت تردد ترک بدعت لازم، تو لاؤڈ اسپیکر کا نماز میں استعمال تو یقینی بدعت
محرمہ ہے کہ رفع سنت قدیمہ ہے اور یہ بات آفتاب کی طرح روشن ہے جس میں
ذرا بھی شک و تردد کی گنجائش نہیں کہ لاؤڈ اسپیکر کی ایجاد لہو ولعب میں استعمال کے
لئے ہوئی۔ یورپ کے تھیٹروں، کلبوں اور ڈانس گھروں میں اور گانے بجانے میں
اس سے کام لیا جاتا رہا۔

اس کے نماز میں استعمال سے ایک سنت عظیمہ و شریفہ، سنت صدیقی، تبلیغ
خلف الامام پر سخت ضرب پڑتی ہے۔ نماز میں اس کا استعمال بہت سے مفاسد کا
مجموعہ ہے۔ اس لئے فقیر کے نزدیک نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ممنوع اور اس پر
ان کی نماز ناجائز جو بھی اس کی آواز پر نماز پڑھیں۔

هٰذا ماعندی واللّٰہ تعالی اعلم و علمه عز مجده اتم و احکم فنسال
اللّٰہ تعالیٰ دوام التوفیق والهدایة الی اقوم الطریق وان یوفقنا لاتباعه
والقیام علی السنة فی الصلاة و سائر العبادات و یحفظنا من الخطا
والخلل ویحمینا من الزیغ والزلل و یرزقنا الاخلاص فی القول والعمل و
احسن ختامنا عند انتهاء الاجل و صلی الله تعالیٰ وسلم و بارك علی
سیدنا و مولانا محمد مظهر لطفه الاکمل و نور عرشه الاجمل علیٰ اٰله
واصحابه ذوی المقاٰم الاعز والاجل قد فرغت عن تسرید هٰذا الفتویٰ یوم
الجمعة ثمان و عشرین من الشهر الفاخر الربیع الآخر سنة الف و ثلث
مائة و تسعین والحمد لله رب العالمین وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ سید الاولین
والآخرین سیدنا مولانا محمد رسول اللّٰہ صادق الوعد الامین و
علیٰ آله و صحبه الطیبین الطاهرین آمین

الفقیر عبدالباقی
محمد برہان الحق القادری

تصدیق

فاضل نوجوان ، واعظ شیرین بیان، خطیب ابن الخطیب مولانا سید شاہ محمد مدنی میاں اعزہ اللہ تعالیٰ و زاد خلف سعید شہنشاہ خطابت منبع رشد و ہدایت حضرت علامہ محدث اعظم ہند قدس سرہ العزیز کچھوچھہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں جائز نہیں۔ اور اس سے (۲) امام کی تکبیرات انتقالیہ سنکر رکوع و سجود کرنے والے مقتدیوں کی نماز صحیح نہیں۔" ان دونوں امور مذکورہ کی وضاحت صرف زیر نظر تالیف "صیانۃ الصلوات" ہی میں نہیں دیکھی بلکہ ان سے متعلق بہت سے اکابرین اہل سنت اور عمائدین دین اسلام کے ارشادات کو بھی دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ سارے اکابرین و عمائدین وہ مقام رکھتے ہیں جن کی اطاعت ہی میں صلاح و فلاح اور احتیاط و نجات ہے۔ ہم جیسوں کے لئے تو ان کی اطاعت واتباع کے سوا چارہ کار نہیں۔ یہ تو ان کی ذرہ نوازی اور کرم فرمائی ہے کہ اپنے ارشادات کی تائید و تصدیق ہم جیسوں سے بھی چاہتے ہیں حالانکہ ان کے ارشادات کو نہ تو اس تائید و تصدیق کی ضرورت ہے اور نہ کسی کی عدم تائید سے نقصان والسّلام علی من اتبع الھدیٰ

محمد مدنی اشرفی جیلانی غفرلہ

۲۵/ اکتوبر ۱۹۷۳ء

تصدیق

مولانا قاری عبدالرحیم صاحب، کانپور

کتاب صیانۃ الصلوات ان حضرات کے لئے جو نماز میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے کے حق میں ہیں اور جدید تقاضوں کو آنکھیں بند کر کے دیکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ کتاب صراط مستقیم ثابت ہوگی۔ بلاشبہ اس کتاب نے وقت کی ایک اہم ترین اور شدید ضرورت کو پورا کیا ہے۔

اگر مصنف کے نزدیک کوئی صورت ایسی بھی ہے جو بروئے کار لانے سے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال صحت نماز کے منافی نہ ہو تو آئندہ ایڈیشن میں اس کا اظہار کر دینا مناسب ہے۔ فالحکم والجواب الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فقیر عبدالرحیم قادری رضوی

۱۸؍ شوال المکرّم ۱۳۹۳ھ

مکتبہ رحیمیہ، طلاق محل، کانپور (یوپی)

تصدیق و تقریظ

حامی سنت، واقف اسرار شریعت، نائب مفتیٔ اعظم ہند مولانا مفتی محمد شریف الحق صاحب دام بالمعالی والمواجب شیخ الحدیث جامعہ عربیہ انوار القرآن بلرامپور، ضلع گونڈہ مع تصحیح مولانا محمد اسلم صاحب بستوی و مولانا غلام محمد صاحب

برادران ملت: قاطع بدعت حضرت مولانا الحاج شاہ عبدالباقی برہان الحق دامت برکاتہم العالیہ، مفتیٔ اعظم مدھیہ پردیش کا مصنفہ رسالہ مبارکہ صیانۃ

الصلوٰۃ عن حیل البدعات کے مطالعہ سے یہ خادم مشرف ہوا۔ جس میں حضرت موصوف مدظلہ العالی نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا مفسد نماز ہے۔ حضرت مخدوم گرامی دامت برکاتہم اس دور کے صف اول کے عمائدین ملت میں بہت ہی ممتاز فرد ہیں۔ آپ کا علم و فضل، ذہانت، ذکاوت، فقاہت، دیانت مسلم الثبوت ہے اور کیوں نہ ہو، اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے حضرت موصوف کو قرۃ عینی درۃ زینی سے مخاطب فرمایا۔ برہان الحق خطاب عطا فرمایا۔

حضرت موصوف کا ارشاد ہمارے لئے حجت ہے اور کافی وافی حجت۔ اس رسالہ میں بہت عرق ریزی کے ساتھ لاؤڈ اسپیکر کی ساخت کو سامنے رکھ کر دلائل شرعیہ کی روشنی میں لاؤڈ اسپیکر پر اقتدا کے مفسد نماز ہونے کو مبرہن فرمایا ہے۔ حضرت مصنف کے فتویٰ کے بعد یہ مسئلہ ہم جیسے عوام کی تصدیق سے قطعاً مستغنی ہے لا عطر بعد العروس۔ مگر تعمیل ارشاد کے لئے یہ سطریں حاضر ہیں۔

یہ خادم مدت مدید تک لاؤڈ اسپیکر کی ساخت اور اقتداء کی حقیقت پر غور کرنے کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچا ہے کہ واقعی لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتداء تلقن من الخارج ہونے کی وجہ سے مفسد نماز ہے۔ اسے بار بار اپنے متعدد فتاویٰ میں دلائل و براہین سے ثابت کرچکا ہوں جن کا خلاصہ یہ ہے:

قطع نظر اس کے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز عین آواز متکلم ہے یا غیر۔ اتنی بات یقینی اور اول بدیہات سے ہے کہ لاؤڈ اسپیکر، متکلم کی آواز پر غیر معمولی اثر ڈالتا ہے جس کی وجہ سے لاؤڈ اسپیکر کی آواز متکلم کی آواز سے کئی گنا زیادہ بلند اور زور دار ہو جاتی ہے۔ متکلم کی آواز پر لاؤڈ اسپیکر کے اس خارجی اثر نے اس کو کم از کم حکماً غیر آواز متکلم کردیا ہے۔ اس کی نظیر ''صدی'' آواز بازگشت ہے بربنائے تحقیق ''صدی'' اگرچہ متکلم ہی کی آواز ہے۔ مگر فقہا نے ارشاد فرمایا ہے کہ صدی سے آیت سجدہ سن کر سجدۂ تلاوت واجب نہیں۔ اس لئے کہ یہ قرأت نہیں محاکاۃ

ہے۔ غنیۃ میں ہے **ولو سمعها من الطائر او الصدی لاتجب لانه محاکاة ولیس بقراة** طحطاوی علی المراقی صفحہ ۲۶۴ میں ہے **لااجابة فی الصدی و انما هو محاکاة۔**

ہر مصنف عاقل غور کرے کہ صدی میں آواز پہاڑ وغیرہ سے ٹکرا کر پلٹی تو محاکاۃ ہوگئی۔ کیوں؟ صرف اس وجہ سے کہ پہاڑ وغیرہ خارجی چیز آواز پر اثر انداز ہوئی۔ اگر صدی صرف ایک خارجی اثر سے متاثر ہونے کی وجہ سے محاکاۃ ہے تو لاؤڈ اسپیکر کی آواز بدرجہ اولیٰ محاکاۃ ہوگی۔ اس لئے کہ صدی پر صرف ایک خارجی اثر پڑا ہے اور لاؤڈ اسپیکر نے تو متکلم کی آواز پر کئی کئی طرح سے پورا پورا اپنا اثر ڈالا ہے۔ اول آواز متکلم کے منہ سے مائک میں گئی۔ دوم مائک نے اسے بجلی کے کرنٹ کے ذریعہ تاروں میں بھیجا۔ سوم بجلی کے تاروں سے ایم پلی فائر میں گئی۔ چہارم ایم پلی فائر نے آواز کو اپنے آلات کی قید میں لے کر اس پر اپنی قوت بھر اثر ڈالا۔ پنجم پھر ایم پلی فائر نے اسے بجلی کے تاروں میں پہنچایا۔ ششم ان بجلی کے تاروں نے اسے ہارن کے حوالے کیا۔ ہفتم اب ہارن نے آواز کو مکمل طور پر اپنے قبضہ میں کرنے کے بعد بقوت ہوا میں پھینکا۔ تو سامعین کے کانوں میں پہنچی۔ اس بنا پر لاؤڈ اسپیکر کی آواز کے بارے میں کسی قسم کے ادنیٰ سے بھی شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ یہ ضرور بالضرور یقیناً حتماً بلاشبہ حکماً محاکاۃ ہے۔ قرأت ہرگز ہرگز نہیں۔ اس لئے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی تکبیر، تکبیر نہیں محاکاۃ ہے۔ لہٰذا لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی تکبیر پر اقتدا کرنے والا یقیناً خارج سے تلقن کر رہا ہے۔ اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تلقن من الخارج مفسد نماز ہے۔ اس وجہ سے لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر اقتدا کرنے والوں کی نماز قطعاً فاسد کالعدم۔

حضور مفتیٔ اعظم مدھیہ پردیش نے رسالہ مذکورہ تصنیف فرما کر مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ آج کل تجدد پسندی کی وجہ سے نمازوں میں لاؤڈ اسپیکر کا

استعمال وبا کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ اس کے باوجود کہ متعدد جگہ بارہا لاؤڈ اسپیکر فیل ہو جانے کی وجہ سے نمازوں میں گڑبڑی ہوئی مگر لوگ نہیں مانتے، یہ مشین پرست شوقین اس رسالہ کو دیکھیں سعادت ازلی گردستگیری کرے تو نمازوں میں لاؤڈ اسپیکر استعمال کر کے مسلمانوں کی نمازیں برباد کرنے کے وبال سے بچیں اور دوسروں کو بچائیں۔

اللہ عزوجل حضرت برہان ملت دامت برکاتہم العالیہ کو اسلام و مسلمین کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے اہل سنت و جماعت کو پیش از پیش متمتع فرمائے اور ان کا ظل عاطفت ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔ آمین

بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ و صحبہٖ اجمعین و بارک وسلم واللہ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم و احکم

دستخط

کتبہ جامعہ عربیہ انوار القرآن
بلرام پور ضلع گونڈہ
۱۷ ر شوال المکرم ۹۲ ۱۳ھ

مہر

الجواب صحیح، محمد اسلم بستوی غفرلہ
خادم جامعہ عربیہ انوار القرآن بلرام پور ضلع گونڈہ
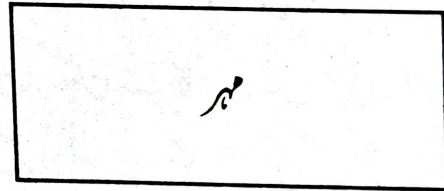
احق ان یتبع کتبہ
الفقیر محمد عبد الرشید غفرلہ خادم دار الافتاء جامعہ عربیہ اسلامیہ، ناگپور

ضروری گزارش

صیانة الصلوات عن حیل البدعات کا دوسرا ایڈیشن بعض علمائے کرام مفتیان عظام فیوضہم کی تصدیقات کے ساتھ بمبئی کے نوجوانان اہل سنت وابستگان دامن رضویت کے اہتمام سے شائع کیا جارہا ہے۔ رسالہ مبارکہ کے متعلق بعض علماء نے حضرت مصنف عم فیضہ سے کچھ تنقیدی سوالات کئے تھے جن کا مدلل جواب ان علماء کو بھیج دیا گیا ہے۔ وہ سوالات وجوابات اور آئندہ جو تصدیقات آئیں گی وہ انشاء اللہ تیسرے ایڈیشن میں شائع کردی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ نوجوانان بمبئی کی ہمت واستقامت میں برکت عطا فرمائے اور اشاعت حق میں ان کی اس مبارک سعی وکوشش کو شرف قبولیت بخشے۔ دعاگو محمد محمود احمد رضوی سلامی غفرلہ،
مہتمم دارالافتاء علیہ الاسلام دارالسلام
جبل پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب محمد صلی علیہ و سلما صیانۃ الصلوات عن حیل البدعات تصدیقات علمائے کرام و مشائخ عظام و مفتیان ذوی الاحترام۔

تصدیق

حضرت فیض درجت عالی منقبت اشرف السادات الکرام، مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف صاحب عم فیضہ و دام فضلہ زیب سجادہ سلسلہ مقدسہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

صیانۃ الصلوات عن حیل البدعات کا مطالعہ کیا فاضل مصنف کے فقیہانہ اور متکلمانہ اسلوب بیان نے بہت متاثر کیا۔ مولیٰ تعالیٰ ان کی اس نیک کوشش کا انہیں اجر عطا فرمائے اور ان کے سایہ علم و ہدایت کو جملہ اہل اسلام پر دراز فرمائے۔ آمین

فقط

سید محمد مختار اشرف سجادہ نشین
کچھوچھہ شریف، ضلع فیض آباد
۱۶؍ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ
۲۵؍ اکتوبر ۱۹۷۳ء
یوم دو شنبہ

تقریظ لطیف و تصدیق منیف

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مفتی اعظم ہند مولانا الحاج الشاہ مصطفی رضا خاں صاحب بریلوی متع اللّٰہ تعالیٰ المسلمین بفیضہ الصوری والمعنوی

۷۸۶

الحکم الحکم الجواب الجواب، حضرت المجیب سلمہ القریب المجیب الحفیظ الرقیب قد اصابہ بعون اللّٰہ العزیز الوہاب واللّٰہ تعالیٰ عز جلالہ و عم نوالہ اعلم بالصواب

فی الواقع کوئی بھی صورت سمجھی جائے اصل آواز کی بجائے اس کی نقل دور کے لوگ سنیں یا یہی کہ اصل آواز ہی انہیں پہنچی مگر خود امام کی قوت سے نہیں پلٹی۔ یہ پلٹی ہوئی آواز دوسری قوت سے پہنچی، اعتبار اس کا ہے جو بلا شرکت غیر سے پہنچے۔ امام کی قوت سے جو فضا میں خلاء پیدا ہو امام کی آواز اس کی قوت سے جن لہروں نے اپنے کاندھوں پر لیا وہ لہریں ٹکراتے ہی ختم ہو گئیں۔ اس ٹکر سے دوسری لہریں پیدا ہوئیں جو اس آواز کو لے کر آئیں اور سامعین کے کانوں تک ان لہروں پر آواز پہنچی۔

بہر صورت اس پلٹی ہوئی آواز کی اقتدا درست نہیں جو کسی وقت بھی محض اس پلٹی آواز پر کاربند ہوں گے ان کی نماز نہ ہو گی اور واقعی ایک صورت میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال سمت کا رافع ہے اور ایک صورت میں نہیں۔ اس میں صرف

اسراف، جس سے شریعت مانع ہے۔
جناب مجیب دام فعلہ و عم فیضلہ نے اس حق کی خوب تحقیق فرمائی۔
فجزاہ اللہ تعالیٰ خیرا الجزاء واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ
۱۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ

مہر

محمد اعظم ٹانڈوی غفرلہ

ریاض احمد چھپروی غفرلہ
خادم رضوی دار الافتاء محلہ سوداگران، بریلی شریف

ماشاء اللہ مفتی اعظم مدھیہ پردیش کا فتویٰ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم مدظلہ کی تصدیق و تقریظ کے بعد ہم جیسے خوشہ چینوں کے تصدیق سے بالاتر ہے۔ ہاں یہ میرے لیے باعث فخر ہے کہ اس تحریر منیر کے ذیل میں اس خادم کا بھی نام ہو۔ **فالجواب الجواب واللہ اعلم بالصواب**

محمد محمود احمد غفرلہ

الفقیر محمد محمود الحق قادری الرضوی اسلامی الجبلفوری غفرلہ
۱۸ر ربیع الآخر ۱۳۹۱ھ

امام اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصانیف جلیلہ اہلِ ایمان کے ایمان وعمل کے تحفظ وبقا وجلا کے لئے حصن حصین کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کتابوں کو زیادہ سے زیادہ پھیلانا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ لہٰذا تمام اہلِ خیر حضرات اس امر کی طرف توجہ دے کر سُنّیت کی صحیح معنوں میں خدمت انجام دینے کی سعادت حاصل کریں۔

طباعت واشاعت کے سلسلہ میں ہم سے رابطہ قائم کریں۔

مرکزِ اہلسُنّت پوربندر

MARKAZ-E-AHLE SUNNAT

BARKAT-E-RAZA

Imam Ahmad Raza Road,

Porbandar (Gujrat)